اعتراف

اعتراف

(حمدیہ کلام)

عبدالمجید چٹھہ

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 042-7351963
E-mail: nastalique@gmail.com

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝

القران

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ھیں

شاعر : عبدالمجید چٹھہ
سرورق : وسیم عباس
باراوّل : ۲۰۱۴ء
کمپوزنگ: التمش مبین
0321-4730769
مطبع : حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور
قیمت : 250 روپے
بیرون ملک : ۲۰امریکی ڈالر

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 042-7351963
E-mail: nastalique@gmail.com

انتساب

جناب عطاء الحق قاسمی

کے نام

فہرست

- گر رہا ہوں مجھے سہارا دے ۱۱
- جب غموں سے میں ٹوٹ جاتا ہوں ۱۳
- لائقِ حمد وثنا تیرے سوا کوئی نہیں ۱۵
- میرے دل کے غم کا دریا سوکھے گا ۱۷
- تیرے سہارے نے مجھے رونے نہیں دیا ۱۸
- یہ کعبہ کائناتِ حُسن کا روشن ستارا ہے ۱۹
- کعبہ ہے دنیا میں اپنا پاسباں ۲۱
- کیسا وہ گھر ہے روشنی جس میں نہیں کہیں ۲۳
- آبِ زم زم کو جو پیتا ہوں سنبھل جاتا ہوں ۲۵
- اب سانس یہاں زیست کے آسان ہوئے ہیں ۲۶
- رہتا ہے کعبے کا منظر آنکھ میں ۲۸
- ہے جس پہ بھروسہ وہ خدا رحم کرے گا ۳۰
- یا الٰہی تُو بچا شیطان سے ۳۲
- کعبے میں پھر جانے کا ارمان ہے ۳۴
- رات بھر مانگی تو بس یہ ہی دُعا ۳۶

- خدا کا شکر ہے میں کربلا میں بستا ہوں ۳۸
- خدا اگر پوچھ لے مجھ سے بتا تو چاہتا کیا ہے ۴۰
- اے خدا میرا جو تجھ سے ناتا ہے ۴۲
- ہجومِ زندگی میں آہوں کے انبار دیکھے ہیں ۴۴
- کعبہ تجھے دیکھوں جی بھر کے خواہش ہی نہیں ہے دل کی صدا ۴۶
- یہ بتا تیری محبت کے سوا کیا مانگوں ۴۸
- ذہن پھر کانٹے بچھانے راہوں میں ہے آ گیا ۵۰
- کرم اتنا کیا رب نے کہ غم سارے مٹا ڈالے ۵۲
- جان کو میری تو رکھ سلامت خدا ۵۳
- مجھ پہ تیرا کرم ہے خدایا فردِ عصیاں کو میری چھپایا ۵۷
- خدا چاہے تو عزّت ملتی ہے چاہے تو ذلّت بھی ۵۸
- اگلے وقتوں کے سبھی لوگ بجا کہتے ہیں ۶۰
- مرے خدا تو میری مشکلوں کو ضم کردے ۶۲
- نشان سارا ہے عالم یہ جس کی قدرت کا ۶۴
- شبِ اسریٰ کے مالک ہم پہ رحمت کی گھٹا چھائے ۶۶
- ساری دنیا سے نیاری ہے محبت تیری ۶۷
- میری بگڑی ہے جو تقدیر بنا دے مولا ۶۹
- میری تقدیر کے آنچل میں لگا دے موتی ۷۱
- یہ میرے دل میں کیسی روشنی ہے یہ ضیا کیا ہے ۷۳
- راحت کی اور سکون کی گھڑیاں عطا کرو ۷۵

- رسالت کی عظمت ہے نعمت خدا کی ۷۷
- کون سنتا ہے دعا تیرے سوا میرے خدا ۷۹
- نہیں مایوس میں ہوتا خدا کا شُکر کرتا ہوں ۸۱
- مَیں ناتواں نحیف ہوں سوہنا کرم کریں ۸۳
- ہوں جو بیمار خدا اُن کو شفا دیتا ہے ۸۵
- چاند سورج میں ستاروں میں سدا بیٹھا ہے ۸۷
- میرے ماں باپ کے درجات بڑھا دے مولا ۸۹
- ہر اک رستہ بھلائی کا دکھایا ہے خدا نے ہی ۹۱
- مجھ کو پناہ دے مجھے شیطان سے بچا ۹۳
- اللہ اللہ وظیفہ ہے صبح و شام مرا ۹۵
- نہیں پُرسان حال رب کے سوا ۹۷
- یا رب کرم کی ساعتیں ہوں میری بھی حبیب ۹۹
- میرا خُدا مُشکل کُشا میرا خُدا مُشکل کُشا ۱۰۰
- مرے مولا مرے مالک مٹا دے میرے غم سارے ۱۰۲
- سلامت رہے تیرے کعبہ کی حُرمت ۱۰۳
- اے خدا ہم کو تو دِکھا طیبہ ۱۰۵
- جس دِل میں بسا ہو نامِ خدا اُس دل میں نُور آ جاتا ہے ۱۰۷
- محبت میں خدا دیکھا، خدا میں ہی محبت ہے ۱۰۸
- نگاہِ محمد ﷺ خدا چاہتا ہوں ۱۱۰
- دُکھوں نے لگائے ہیں آنگن میں ڈیرے ۱۱۲

- مالکِ ہر جہاں تُو بڑا مہرباں ۱۱۳
- دن جو غُربت میں اذیت سے ہیں گزارے مَیں نے ۱۱۵
- گُناہوں کی دلدل مری زندگی ہے ۱۱۶
- ربِّ جلیل مُجھ کو بھی فتنوں سے تُو بچا ۱۱۸
- اپنے آنچل میں لے کے رنگ و نور ۱۲۰
- طلب کریں ربّ دو جہاں سے ۱۲۲
- مرے جسم میں مری جان میں ۱۲۵
- مری زندگی کو سنوار دے ۱۲۷
- یا ربِّ ذوالجلال خطائیں معاف کر ۱۳۰
- دُکھوں نے لگائے ہیں آنگن میں ڈیرے ۱۳۲
- میں تو بس ٹُوٹ کے چاہوں گا تجھے میرے خدا ۱۳۴
- الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں ۱۳۵
- خوشیاں مرے نصیب میں آتی نہیں ہیں کیوں ۱۳۷
- اتنا دے مجھ کو خدا تجھ سا نہ داتا دیکھوں ۱۳۸
- صد شکر خدا تُو نے کرم کتنا کیا ہے ۱۴۰
- ربّ نے میرے نصیب کو غم سے بچا دیا ۱۴۱
- غم کی گھٹا ہے چھائی مجھ کو خدا بچانا ۱۴۳

گر رہا ہوں مجھے سہارا دے
بحرِ ظلمت میں ہوں کِنارا دے

جو کبھی ڈوبنے نہ پائے یہاں
میری قسمت کو وہ ستارا دے

ہے اندھیرا نہ ڈگمگا جاؤں
اے خدا آسرا خدارا دے

ڈھل نہ جائے حیاتی کا سورج
دِید کو طیبہ کا نظارا دے

اپنے محبوبؐ کے نواسوںؓ کا
مجھ کو اُترن دے یا اُتارا دے

زندگی ہار جاؤں تیرے لیے
یہ منافع ہے یا خسارا دے

کیا ہے بہتر مجیدؔ کیا جانے
ہے مرے واسطے جو پیارا دے

جب غموں سے میں ٹوٹ جاتا ہوں
ربّ کی جانب نظر اُٹھاتا ہوں

دھوپ ظُلم و ستم کی پھیلے تو
ظِلِ حُبِ خدا میں آتا ہوں

نعمتیں بانٹتا ہے میرا خدا
دامنِ زِیست میں بساتا ہوں

آئے بارش جو رحمتِ حق کی
دل کی دہلیز پہ بٹھاتا ہوں

میرا ربّ مجھ سے رُوٹھ جائے نہ
اشک عصیاں پہ میں بہاتا ہوں

سب سہارے بشر کے جُھوٹے ہیں
آسرا بس خدا سے پاتا ہوں

حالِ دل وہ تو جانتا ہے مجیدؔ
میں بھلا کب اسے سناتا ہوں

لائقِ حمد و ثنا تیرے سوا کوئی نہیں
مالکِ روزِ جزا تیرے سوا کوئی نہیں

غیر کے آگے بھلا کیسے جھکیں ہم خاکی
کوئی معبود خدا تیرے سوا کوئی نہیں

بے سہاروں کا سہارا ہے فقط ذات تری
جس سے ہم مانگیں دُعا تیرے سوا کوئی نہیں

ہم تو رحمت کے ہمیشہ ہیں طلبگاروں میں
دینے والا تو ہمیں تیرے سوا کوئی نہیں

اب تو رہزن کے لبادے میں ہے رہبر ہوتا
ہم کو لے مولا بچا، تیرے سوا کوئی نہیں

ہر کوئی سوچے بُرا کیا کرے اب تیرا مجیدؔ
کون چاہے گا بھلا تیرے سوا کوئی نہیں

میرے دل کے غم کا دریا سوکھے گا
چشمہ ربّ کے لطف و کرم کا پھُوٹے گا

اب ہوگی برباد جوانی ظُلمت کی
سایہ مجھ سے جور و جفا کا رُوٹھے گا

ہوگی بنجر کھیتی میری آہوں کی
پیچھا اپنا ظُلم و سِتم سے چُھوٹے گا

دھوپ غموں کی میرے سر پہ رہتی ہے
زور کسی دن آخر اس کا ٹُوٹے گا

رہتا ہے جس دل میں رب کعبہ مجیدؔ
چور بھلا کب ایسے دل کو لُوٹے گا

تیرے سہارے نے مجھے رونے نہیں دیا
پھر آنسوؤں نے چہرے کو دھونے نہیں دیا

جہل و فساد و جرم کا بازار گرم تھا
مجھ کو مرے خدا نے ہی کھونے نہیں دیا

تیور ہر ایک شاخ نے اپنے دکھائے تھے
لیکن خدا نے خار چبھونے نہیں دیا

گھیرا ہزار بار تھا مجھ کو غرور نے
لیکن مرے خدا نے یہ ہونے نہیں دیا

جس دِن دِکھایا آپ نے طیبہ مجھے خدا
پھر رات نے مجیدؔ کو سونے نہیں دیا

یہ کعبہ کائناتِ حُسن کا روشن ستارا ہے
سمندر ہے محبت کا یہ چاہت کا کنارا ہے

یہاں ہر شخص پاتا ہے عجب سی زندگی آ کر
کہ جیسے واسطے انسان کے رب نے اُتارا ہے

فلک پہ بسنے والی بھی یہاں مخلوق آتی ہے
دکھائی دے نہیں سکتی مگر کچھ آشکارا ہے

ترے محبوبؐ کے آنے سے پہلے روتی تھی دنیا
یہاں اب زیست کا چہرہ محبت نے نکھارا ہے

کِیا آزاد آقاؐ نے اِسے ناپاک لوگوں سے
فلک کی آنکھ نے دیکھا زمیں نے یہ نظارا ہے

مجیدؔ اب بَرملا کہتا ہوں یہ وہ پاک بستی ہے
بنا دیکھے مسلماں کا نہیں ہوتا گزارا ہے

کعبہ ہے دنیا میں اپنا پاسباں
دل شکستہ ہو نہیں سکتا یہاں

دیکھو جی بھر کے در و دیوار کو
حجرِ اسود کو لگاؤ پھر زباں

آرزوؤں کے دریچے کھول کر
خواہشیں ہوں آنکھوں سے تیری عیاں

سایۂ دیوارِ کعبہ دِل نشیں
چاہتوں کی اس میں ہے اک داستاں

خاکِ کعبہ پہ لگا پیشانی کو
سجدہ بتلائے تری آہ و فغاں

بحرِ عجز و شُکر میں ہو غوطہ زن
لے کے آیا ہے خدا تجھ کو یہاں

تیرے ذہن وقلب میں جو رہتا ہے
اس خدا کے ذکر سے ہو شادماں

تھام کر دامن غلافِ کعبہ کا
رو مجیدؔ اور رو کے سب کچھ کر بیاں

کیسا وہ گھر ہے روشنی جس میں نہیں کہیں
پہلے زمیں سے اونچا تھا اب اونچی ہے زمیں

مال و متاع دیکھنا سب ساتھ چھوڑیں گے
کام آئے گی اطاعتِ احمدؐ ہی بس یہیں

درکار ہوگی روشنی ایسے مکان میں
ربِ خدا کے عزم سے مہکے گی پھر جبیں

رکھتے نہیں تھے شِرک سے کچھ واسطہ جو لوگ
دنیا میں تھے وہ سُرخرو اب آخرت حسیں

قادر ہے وہ غفُور ہے سنتا ہے زاریاں
بخشے گا صدقے آپؐ کے ہم کو بھی بالیقیں

راہِ خدا میں جان سے جاتا ہے جو مجیدؔ
ہوتا ہے زندہ قبر میں مرتا کبھی نہیں

آبِ زم زم کو جو پیتا ہوں سنبھل جاتا ہوں
رب کے میں نام سے جیتا ہوں سنبھل جاتا ہوں

جب ترے کعبے کی چوکھٹ سے لِپٹ جاؤں تو
مَیں گریبانِ دریدہ ہوں سنبھل جاتا ہوں

اے خدا حمد و ثنا اور تیری رحمت سے
سینۂ چاک کو سیتا ہوں سنبھل جاتا ہوں

ربِّ حرمین فقط تیرے کرم کے صدقے
مَیں جو اعمالِ فضیتا ہوں سنبھل جاتا ہوں

صرف اک تیرا سہارا ہے مرے پاک خدا
ہو کے مایوس جو جیتا ہوں سنبھل جاتا ہوں

اب سانس یہاں زیست کے آسان ہوئے ہیں
مکہ جو ترے شہر میں مہمان ہوئے ہیں

یہ تیری محبت کا اثر ہے کہ جہاں میں
حیوان سے ہم لوگ بھی انسان ہوئے ہیں

چھٹتے نہیں تھے غم کے مرے سر سے جو بادل
اب فضلِ خدا سے ہی وہ ہر آن ہوئے ہیں

پتھر ہیں کہ کنکر ہیں شجر تیرے نگر کے
سب جان ہوئے ہیں وہ مری جان ہوئے ہیں

جو دہر کی وحشت کے سبب اپنے ہوئے تھے
وہ سارے رفو چاک گریبان ہوئے ہیں

جس روز الٰہی نے دکھایا مجھے کعبہ
کہتا ہوں کہ سب پورے وہ ارمان ہوئے ہیں

توحید نگر کے ہوئے مہمان مجیدؔ آپ
کس طرح بھلائیں گے جو احسان ہوئے ہیں

○

رہتا ہے کعبے کا منظر آنکھ میں
جبلِ نور اب ہے معطّر آنکھ میں

جو لگائے تھے خوشی سے عشق سے
ہیں صفا مروہ کے چکر آنکھ میں

اپنے ہاتھوں سے پیا تھا کعبے میں
آبِ زم زم کا ہے ساغر آنکھ میں

آنسو کہتے ہیں خوشی کے جِن کو وہ
آئے تھے کعبے کے اندر آنکھ میں

جو خوشی پائی حرم کے درمیاں
ڈھونڈتا ہوں اُس کو اکثر آنکھ میں

جِس کا مسکن ہے درِ کعبہ مجیدؔ
لے کے پھرتے ہیں وہ پتھر آنکھ میں

ہے جس پہ بھروسہ وہ خدا رحم کرے گا
ہر اک جو ہوئی مجھ سے خطا رحم کرے گا

تُم غم میں مُصیبت میں سدا اُس کو پکارو
ہر فرد کی سنتا ہے دُعا رحم کرے گا

وہ جانتا ہے دل کے نہاں خانوں کی باتیں
ہونٹوں پہ مچلتی ہے صدا رحم کرے گا

جس حال میں رکھتا ہے خدا اس میں رہو تم
پھر مانگو فقط اُس کی رضا رحم کرے گا

مخلوقِ خدا حشر کے دن ہوگی پریشاں
اُمید ہے رب روزِ جزا رحم کرے گا

بخشش کے طلبگار رہو تم رب سے مجیدؔ اب
غفّار ہے وہ ہاتھ اُٹھا رحم کرے گا

یاالٰہی تُو بچا شیطان سے
جو ہمیں بہکائے اُس انسان سے

مانگیں بس تیری پناہ ہیں اے خدا
ہم چلے جائیں نہ اپنی جان سے

ڈالتے ہیں وسوسے جو قلب میں
تُو بچا اُن کی ہمیں زِندان سے

شر پسندوں کے ہمیں شر سے بچا
اے خدا ہم کو بچا شیطان سے

حاسدوں کے ظُلم سے محفوظ کر
رات اور پھر چاند کی پروان سے

شُکر ہے تیرے نبیؐ کی معرفت
سُرخرُو ہم بھی ہوئے ایمان سے

کعبے میں پھر جانے کا ارمان ہے
حسرتوں کا آنکھوں میں طُوفان ہے

مانگتا ہوں مَیں خدا سے عاجزی
مِل ہی جائے گی مجھے امکان ہے

مغفرّت کی ہے طلب تو سر جُھکا
وہ کرے گا درگُزر سُلطان ہے

مٹی ہوں اور مٹی میں کھو جاؤں گا
پھر اٹھوں گا کفر تو حیران ہے

رحمتِ حق سے مَیں ہوں مایوس کیوں
رحم کرتا ہے وہ رب رحمان ہے

ماسوا اُس کے نہیں رازق کوئی
پھر خدا سے مانگنا آسان ہے

ہر مسلماں کہتا ہے یہ برملا
ہے مدینہ دِل تو کعبہ جان ہے

رب کا بندہ ہے مجیدؔ اِس واسطے
چہرے پہ تیرے سجی مُسکان ہے

رات بھر مانگی تو بس یہ ہی دُعا
دن گزر جائے سکوں سے اے خدا

اس قدر حالات پھر گھمبیر ہیں
دشمنوں نے ختم کر دی ایکتا

بے سرُوری بے حضوری عام ہے
آ رہا ہے منہ کو پھر یہ کالجہ

روٹھے ہم سے سیرت و کردار بھی
کر نہیں سکتے ہم اپنا خود بھلا

تیری رحمت کی ملی نہ بھیک گر
حشر ہوگا حشر سے پہلے بپا

ہم کو جکڑا حرص کی زنجیر نے
طوقِ عصیاں سے بدن اپنا جُھکا

چِھن گیا ہے ہم سے دامن صبر کا
آسرا ہو پھر الٰہی آسرا

خیر کی صورت نظر آتی نہیں
ہو گیا دل اب مجیدؔ اپنا بُرا

خدا کا شکر ہے میں کربلا میں بستا ہوں
یزیدِ وقت کا ہر وار ہنس کے سہتا ہوں

زباں پہ شکر و محبت کے لفظ رہتے ہیں
لحن کو حُبِ نبیؐ سے سجائے رکھتا ہوں

ہوائیں ظلم کی میرے بدن کو چھو لیں تو
خدا سے اس کی محبت کا سایہ پاتا ہوں

مرے خدا نے ہی مجھ پہ کیے کرم اتنے
میں اپنی زیست کو بھی خوشگوار کہتا ہوں

خدا حصّار میں رحم و کرم کے رکھتا ہے
اسی کے نُور کی برسات میں نہاتا ہوں

ضمیر مانتا ہرگز نہیں کچھ اور لکھوں
مَیں ساتھ نعت کے حمد و ثنا بھی لکھتا ہوں

کریم میرا خدا میرے غم مٹاتا ہے
مجیدؔ رحم کے مَیں پانیوں میں رہتا ہوں

خدا گر پوچھ لے مجھ سے بتا تو چاہتا کیا ہے
بتاؤں گا مرے مولا بھلا تُجھ سے چھپا کیا ہے

حسد سے پاک رکھتا ہوں دہن اپنا لحن اپنا
مرے ایمان کے دامن میں اور اس کے سِوا کیا ہے

تری سب نعمتوں سے بڑھ کے ہے تیری عطا کعبہ
نہیں مَیں جانتا اس سے سِوا تیری عطا کیا ہے

مَیں روزِ حشر کے ہی خوف سے بیمار رہتا ہوں
عطا کر دے نبیؐ کے واسطے مجھ کو شفا کیا ہے

بسا دے آل کو میری خدا مکّے کی وادی میں
یہی ہے آرزو میری تُو سُن میری دعا کیا ہے

مجیدؔ اب رب کی رحمت سے کبھی مایوس مت ہوگا
وہی تو جانتا ہے کہ مرا اس میں بھلا کیا ہے

اے خدا میرا جو تجھ سے ناتا ہے
ہر جگہ ہر موڑ پر کام آتا ہے

کون ہے تیرے سوا مُشکل کُشا
نعمتیں تُو دیتا ہے تُو داتا ہے

جائیں گے ہم مٹی کی آغوش میں
مرحلہ انسان پہ یہ آتا ہے

چلتا ہے شیطان کی جو راہ پر
دربدر کی ٹھوکریں وہ کھاتا ہے

مسکراتا ہے ہجوم اِک ظلم میں
ہوتا ہے تنہا تو پھر گھبراتا ہے

تھام لیتا ہے جسے میرا خدا
وہ جہاں میں سُرخرُو ہو جاتا ہے

جو خدا کو یاد رکھتا ہے مجیدؔ
وہ بُرائی سے بڑا کتراتا ہے

ہجومِ زندگی میں آہوں کے انبار دیکھے ہیں
ثمر جن پر نہیں لگتا ہے وہ

خدا کے خوف سے جو ڈرتے ہوں دیکھے نہیں ہم نے
گناہوں کے جفاؤں کے بہت دلدار دیکھے ہیں

اُچھالی جا رہی ہیں پگڑیاں اب نیک لوگوں کی
یہاں عصمت فروش اب صاحب دستار دیکھے ہیں

مرے مولا تمنّا ہے گناہوں سے بچا ہم کو
دُعائیں مانگتے تجھ سے یہ دنیادار دیکھے ہیں

مسلماں ہیں بچا لے تو ہمیں محشر کی سختی سے
تری رحمت کے طالب بھی بہت کُفّار دیکھے ہیں

تجلّی کے لیے ہم جائیں کیسے طُور پر مولا
ترے مکے کی گلیوں میں وہی انوار دیکھے ہیں

مجیدؔ اس لیے ہر وقت مولا سے دعا مانگیں
جو ناتا توڑ لیں اُس سے ذلیل و خوار دیکھے ہیں

کعبہ تجھے دیکھوں جی بھر کے خواہش ہی نہیں ہے دل کی صدا
آ سکتے نہیں ہم پاس ترے تو دُور بہت ہی دُور رہا

ہونٹوں پہ لرزتی آہیں ہیں بے چین بہت ہی بانہیں ہیں
سجدوں کی تمنا دل میں لیے آ جاؤں اگر تُو چاہے خدا

اے ربِ حرم تُو چاہے تو کعبہ کی زیارت ہو جائے
بھر لوں میں اپنی آنکھوں میں اور قلب میں اس کو لوں میں سما

اے حُبِ حبیبؐ کون و مکاں حجرِ اسود کو آ کے یہاں
میں خشک زباں سے چوموں گا یوں شکر کروں گا تیرا ادا

رحمن بھی تو ہے رحیم بھی تو مجھ پہ ہو کرم ہے کریم بھی تو
مجھ کو تُو بسا دے مکّے میں بس مانگوں گا مَیں یہ ہی دعا

ہرگز نہ ہوا حق مجھ سے ادا شرمندہ ہوں مَیں تُجھ سے خدا
اندیشہ ہے ہر دم مجھ کو ہو جائے کہیں نہ مجھ سے خطا

مکے کی مجیدؔ ہے گلیوں میں خوشبو ہے جیسے کلیوں میں
شبنم سے قطرے آنکھوں میں کہیں نعت نبیؐ کہیں تیری ثنا

یہ بتا تیری محبت کے سوا کیا مانگوں
مانگ کر تُجھ کو بتا میرے خدا کیا مانگوں

تیری پہچان سمائی ہے مری آنکھوں میں
دِل میں ہے تیرا مقام اور بتا کیا مانگوں

نعمتیں مجھ کو عطا تُو نے بہت کیں یارب
اتنا کچھ مجھ کو خدا تو نے دِیا کیا مانگوں

میری ہر سانس کے ہر ساز کی آہٹ تو ہے
تیرگی میرے مقدّر سے بھگا کیا مانگوں

میرا کچھ بھی تو نہیں تیری عطا میرا بدن
اس کو دوزخ سے بچا اور بھلا کیا مانگوں

تیرا وعدہ ہے طلب مجھ سے کرو دوں گا مجید
حُبِ احمد ﷺ کے سوا اور دعا کیا مانگوں

ذہن پھر کانٹے بچھانے راہوں میں ہے آ گیا
طوقِ وحشت پھر اُٹھانے راہوں میں ہے آ گیا

جن کی نظریں ہیں خدا پر وہ کبھی ڈرتے نہیں
مجھ کو اک سایہ ڈرانے راہوں میں ہے آ گیا

جُھوٹ کینہ بُغض لے کر وہ جفا کی پھُونکوں سے
خوشیوں کی شمعیں بجھانے راہوں میں ہے آ گیا

رحمتوں کے سائے میں مجھ کو خدا لینا چھپا
پھر عدو آتش جلانے راہوں میں ہے آ گیا

وقت کے نمرود سے ہامان سے شیطان سے
وہ خدا مجھ کو بچانے راہوں میں ہے آ گیا

ڈر نہیں افلاک سے اب آئے گی کوئی بلا
فقر اب اونچا اُڑانے راہوں میں ہے آ گیا

صبر والوں کا مقام اب جانتی ہے زندگی
ساتھ اپنا پھر نبھانے راہوں میں ہے آ گیا

درگزر کرنا خدا یہ ہے مجیدؔ ناتواں
اپنا غم تجھ کو سنانے راہوں میں ہے آ گیا

کرم اتنا کیا رب نے کہ غم سارے مٹا ڈالے
سِتم مجھ پر ہوئے ایسے سِتم سارے مٹا ڈالے

بسایا اپنی رحمت میں خدا نے مجھ کو جیسے ہی
جو پل آئے تھے مشکل کے بہم سارے مٹا ڈالے

مصیبت رنج و غم نے جب بھی پُوجا کی مرے دل کی
الم کی بات کرتے ہو الم سارے مٹا ڈالے

مجیدؔ اک اک خوشی دی ہے جو رب سے میں نے مانگی تھی
بھرم تھے جو جفاؤں کے بھرم سارے مٹا ڈالے

جان کو میری تو رکھ سلامت خدا
مانتا ہوں ہے تیری امانت خدا

روح ذکر محمد ﷺ سے سرشار ہو
حُبِ احمد ﷺ سے لبریز افکار ہو
میری ہر سانس ہو تیری چاہت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

زیست کے دانے بکھرے ہیں کچھ اس طرح
اب تو جینے کا کچھ بھی نہیں ہے مزہ
بھیج دے میرے آنگن میں راحت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

آرزو تھی میرے ساتھ چلتی ہوا
اِس نے چاہا بجھے زِندگی کا دِیا
مجھ کو رکھنا سدا تو سلامت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

بخش دے تو خدا مَیں ہی نادان ہوں
جو کیا زندگی میں پشیمان ہوں
ڈھونڈتا ہوں مَیں تیری عنایت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

اپنے ہونٹوں پہ ہو ذکر صلے علیٰ
پیش تر ہوگی لب پہ تو تیری ثناء
کر قبول اب یہ میری عبادت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

دم بخود ہے زمانہ یہ کیا راز ہے
عشقِ احمدؐ میں بھیگی یہ آواز ہے
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی چاہت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

آشیانہ مرا ترسے اشجار کو
طعنہ بازی میسّر ہے اغیار کو
زندگی بن نہ جائے ندامت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

کارسازِ جہاں محترم مہرباں
رحمتوں نے کِیا آپ کی سائباں
تیری عظمت کی دوں میں شہادت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

ہے گنہگار بندہ مجیدؔ حزیں
تیری مخلوق میں بن کے ادنیٰ رہا
ختم کر اس کے دل سے عداوت خدا
جان کو میری تو رکھ سلامت خدا

مجھ پہ تیرا کرم ہے خدایا فردِ عصیاں کو میری چھپایا
دیکھ لیتے اگر لوگ اس کو میں تو مٹی میں ہوتا سمایا

مانتا ہوں گنہگار ہوں مَیں تُو تو کرم کرنے والا ہے مولا
اپنے محبوبؐ احمدؐ کے صدقے بخش دینا تو مجھ کو خدایا

قبر میں جب ملائک نے پوچھا کتنی نعتیں لکھی تھیں نبیؐ کی
وِرد صلے علیٰ کا وہیں پر اپنے ہونٹوں پہ میں نے سجایا

میں نے بھولا نہ بھولوں گا ہرگز نعمتیں تو نے کتنی عطا کیں
سب سے اعلیٰ تو نعمت ہے یہ ہی میری آنکھوں کو طیبہ دکھایا

زندگی بھر مجیدؔ اُس خدا سے لاکھ شکوے کیے تو نے پھر بھی
اپنی رحمت میں تجھ کو بسا کر پھِر کیا تجھ پہ شفقت کا سایا

خدا چاہے تو عزّت ملتی ہے چاہے تو ذلّت بھی
جسے چاہے عطا کر ڈالے راحت بھی مسرّت بھی

اُسی کے ہاتھ میں ہے زندگی اور موت کا بندھن
جسے چاہے خوشی دے دے جسے چاہے تو رفعت بھی

زمین و آسماں پر کوئی ذرّہ چل نہیں سکتا
یہ ہے اس کی محبت بھی یہ ہے اس کی ہی قدرت بھی

اُجالا ہر طرف ہے اُس کے ہی پُرنور ناموں سے
اُسی کے نام سے میٹھا سخن میرا تو نُدرت بھی

شفیق اک ماں سے بڑھ کر ہے کہے دنیا خدا اس کو
بلائیں ٹال سکتا ہے مِٹا دیتا ہے خِفّت بھی

مصیبت جب بھی آئے تم پکارو میرے ہی رب کو
وہ رنج وغم مٹا دے گا مٹا دے گا مصیبت بھی

مجیدؔ اب تیری یادوں میں ترے دل میں خدا تیرا
کرو صد شکر مولا کا جو کہلاتے ہو ناعت بھی

اگلے وقتوں کے سبھی لوگ بجا کہتے ہیں
رُوٹھ جائے نہ کہیں ہم سے خدا کہتے ہیں

طوقِ عصیاں نے مرے بخت کو گھیرا ہے یہاں
ماسوا تیرے کرے کون رہا کہتے ہیں

میری ہر رات خدا راتِ سیہ ہوتی ہے
خوشیوں کا چاند ہُوا مجھ سے خفا کہتے ہیں

تیری مخلوق ہوں خالق ہوں مَیں بندہ تیرا
چل پڑی ظلم کی اب تیز ہوا کہتے ہیں

اپنے انجام سے غافل ہوں مگر میرے خدا
تُو ہی سنتا ہے تو ہی سن لے دعا کہتے ہیں

مِل گیا دِل کو سکوں آیا ترے در پہ مجیدؔ
نعت اور حمد ہے تیری ہی عطا کہتے ہیں

○

مرے خدا تو میری مشکلوں کو ضم کر دے
غریب ہوں میں ہوں لاچار تو کرم کر دے

ہوئی ہے زِیست میری غم سے ہمکنار یہاں
بچا کے دہر کی ظُلمت سے تو کرم کر دے

یہاں تو ہر جگہ نمرود کے حواری ہیں
مجھے سپرد خدا اب شہؐ اُمم کر دے

نہ پارسائی کا دعویٰ نہ پاکبازی کا
معاف میرے خدا میرے سب ستم کر دے

امیرِ وقت نے برباد کرنا چاہا ہے
ختم تو اس کا بھی میرے خدا حشم کر دے

اُجالا ہو میری تاریک زندگی میں خدا
بلند سر پہ مرے نُور کا عَلَم کر دے

نشان سارا ہے عالم یہ جس کی قدرت کا
مرا نصیب ہے محتاج اُس کی رحمت کا

سمندروں میں بھی مخلوق اُس نے پالی ہے
فِضا میں اُڑتا ہے پنچھی نشان عظمت کا

زمیں سے اُٹھتے ہیں افلاک چُوم لیتے ہیں
یہ کوہسار اشارا ہیں اس کی حشمت کا

اُسی کے ہاتھ میں ہے ڈور سارے عالم کی
سنبھال رکھا ہے دھاگہ ہر ایک لعبت کا

میرے خدا کی نظر میں ہیں روز و شب میرے
خیال رکھتا ہے ہر آن نُور و ظُلمت کا

اُسی کا نام مری زندگی کا حاصل ہے
مجیدؔ دل سے ہوں پابند اس کی مِدحت کا

شبِ اسریٰ کے مالک ہم پہ رحمت کی گھٹا چھائے
نصیب اپنا بھی اچھا ہو مقدّر بھی سنور جائے

کرم کے بادلوں سے فصلِ دل کو مَیں بھی تر کرلوں
خدایا مجھ پہ گر آئے تو بارش نور کی آئے

ہماری گردنوں سے طوقِ غم کے بھی اُتر جائیں
مصیبت آسماں سے اب کبھی نہ پھر اُتر پائے

خدایا بخش دینا حشر کے دن اپنے عاصی کو
گنہ اتنے کیے مَیں نے گنہ مُجھ سے بھی شرمائے

نبیؐ کے سامنے مولا کبھی نہ فرد کو رکھنا
کہ مرنے سے کہیں پہلے مجیدؔ اک دن نہ مر جائے

سار ی دنیا سے نیاری ہے محبت تیری
دل میں ساری کی ہی ساری ہے محبت تیری

پھول کھلتے ہیں مرے دل میں تری مدحت کے
مجھ کو ہر شے سے بھی پیاری ہے محبت تیری

جب مری ذات کو یہ حزن و الم گھیرتے ہیں
بس ترا نام پکاری ہے محبت تیری

لوگ کہتے ہیں بُھلایا ہے خدا مَیں نے تجھے
اپنے تو ذہن پہ طاری ہے محبت تیری

اے خدا پُوجا کریں تیرے سوا کیوں کسی کی
رُوح میں ہم نے اُتاری ہے محبت تیری

صورتِ حمد و ثنا نعتِ رسولؐ عربی
اپنے ہونٹوں پہ تو جاری ہے محبت تیری

دیتا ہے دل کو سکوں ذِکر ترا میرے خدا
میرے اعمال میں بھاری ہے محبت تیری

میری بگڑی ہے جو تقدیر بنا دے مولا
اور قسمت کو بھی تنویر بنا دے مولا

جو نہ مٹ پائے کبھی میری نظر کے گھر سے
اپنے کعبے کی وہ تصویر بنا دے مولا

سنگریزے بھی ترے شہر کے ہیں حمد سرا
ان کے جیسی میری تقدیر بنا دے مولا

نگہہ پڑتے ہی ترے گھر پہ ٹھہر جائے حیات
میرے قدموں کو ہی زنجیر بنا دے مولا

مَیں تیرے گھر کی زیارت کے لیے آؤں گا
حُبِّ کعبہ کو نہ دل گیر بنا دے مولا

زندگی میری گزر جائے تری بستی میں
یہ ہیں گر خواب تو تعبیر بنا دے مولا

تیرے محبوبؐ پہ قربان کیے دیتا ہوں
میری اولاد کو تکثیر بنا دے مولا

میری تقدیر کے آنچل میں لگا دے موتی
اے خدا اپنی محبت کے سجا دے موتی

تیرے محبوبؐ کے ہاتھوں میں ثنا کرتے تھے
میری آنکھوں کو وہ پتھر کے دکھا دے موتی

ڈھونڈتا رہتا ہوں آنکھوں میں آنکھیں اپنی
ربِّ مخلوق تو پُرنور بنا دے موتی

حشر کے روز مرے نامۂ اعمال میں ہوں
اے خدا تیری رضا تیری ضیا دے موتی

جس سے پھُوٹی تھیں ترے نور کی کرنیں مولا
جبلِ رحمت میں سجا ہم کو دکھا دے موتی

دل کا آنگن ترا خوشبوؤں سے بھر جائے مجیدؔ
حُبِ احمد ﷺ کے ذرا دل میں اُگا دے موتی

یہ میرے دل میں کیسی روشنی ہے یہ ضیا کیا ہے
کہیں اس میں خدا ہے یا کہیں نورِ خدا کیا ہے

خدا کا نام لیتا ہوں تو دل کو چین آتا ہے
دھڑکتا ہے مسلسل تو دھڑکنے کی وجہ کیا ہے

مری سانسوں سے آہنگ ہے تبھی تو سانس آتی ہے
مرے تن میں خدا کی اس عطا کے پھر سوا کیا ہے

خدا کے نور سے روشن زمانے بھر کی آنکھیں ہیں
نظر جس کو یہ کہتے ہیں خدا کی پھر عطا کیا ہے

مری رُخسار پہ آ کر یہ موتی کیوں چمکتے ہیں
مظاہر ہے یہ خوشیوں کا بتا اس سے بھلا کیا ہے

مجیدؔ اب تو ترے دل میں ہے ڈیرہ ربِّ عالم کا
خدا کا شکر کر غافل ترے دل میں بسا کیا ہے

راحت کی اور سکون کی گھڑیاں عطا کرو
لُطف و کرم کی بارشیں مجھ پر خدا کرو

ظلم و ستم کی آندھیاں بڑھنے لگی ہیں اب
غم کو میرے نصیب سے للہ جدا کرو

جو بھی ملی ہے آپ سے نعمت عظیم ہے
حُبِ رسولِؐ پاک کا صدقہ دیا کرو

جی بھر کے چُوم لوں گا دہلیز کعبہ مَیں
ہونٹوں کو اور زباں کو یہ نعمت عطا کرو

حاضر ہیں تیرے حاجیوں کے واسطے خدا
قلب و جگر کو صفا و مروہ کیا کرو

آنکھوں میں پھر مجیدؔ کے کعبہ رہے سدا
میری نظر کو نُور کا ہالا کیا کرو

رسالت کی عظمت ہے نعمت خدا کی
ہے کیسی مسلماں پہ رحمت خدا کی
کرم ہے خدا کا ملے ہم کو آقاؐ
ہُوئی اس قدر ہے عنایت خدا کی

عجب فیصلے ہیں یہ دیکھو خدا کے
نبیؐ سے لُٹائے خزانے بنا کے
خدا کی رضا پہ مَیں قربان جاؤں
رضا مصطفیٰؐ کی ہے چاہت خدا کی

نہاں ہے جو دل میں وہ سُن لے صدائیں
دعائیں بھی سنتا ہے سنتا ہے آہیں
مجھے بھی بلا کر دکھائے گا مکّہ
زمیں پہ یہی تو ہے جنت خدا کی

وہ رحمت کی بارش کیے جا رہا ہے
محمد ﷺ کے صدقے دیے جا رہا ہے
کیے جا رہا ہے معاف اب خطائیں
مجیدؔ اس قدر ہے یہ عظمت خدا کی

کون سنتا ہے دعا تیرے سوا میرے خدا
تُو ہی بخشے گا مجھے میرے خدا میرے خدا

جب میری زیست کے صحرا میں چلے تیز ہوا
آئے طوفان تو لیتا ہے بچا میرے خدا

مجھ کو ہر حال میں خوش رہنے کی طاقت دے دے
اپنی رحمت سے بھی کرنا نہ جُدا میرے خدا

آس کی ناؤ تو چلتی ہے سہارے تیرے
تو ہی منجدھار سے لیتا ہے بچا میرے خدا

میرا ایمان مکمل نہیں ہوتا ہرگز
جب تلک مان نہ لوں تیری رضا میرے خدا

تُو اگر چاہے ترے گھر کی زیارت کر لوں
عکسِ کعبہ میرے سینے پہ سجا میرے خدا

نہیں مایوس میں ہوتا خدا کا شُکر کرتا ہوں
زمانے سے ڈروں کیونکر خدا سے مَیں تو ڈرتا ہوں

مَیں کیوں اغیار کی راہوں میں آنکھیں ڈال دوں مولا
ترے محبوبؐ کا جو نور ان آنکھوں میں بھرتا ہوں

لِپٹ کر رو لیا کرتا ہوں مَیں خاکِ مدینہ سے
یہی تو کام ہے میرا یہی مَیں کام کرتا ہوں

عبادت کا ریاضت کا کِیا ہے مَیں نے دِکھلاوا
انہی سوچوں نے مارا ہے انہی سوچوں سے ڈرتا ہوں

مجھے اک بار لے جا پھر مدینے میں مرے مولا
بھری ہیں مَیں نے یہ آہیں یہی آہیں مَیں بھرتا ہوں

عدُو سایہ مرا بن کے مرے اب ساتھ رہتا ہے
مگر مَیں تو تیری رحمت کے سایے میں گزرتا ہوں

مجیدؔ اب جُنبشِ مژگاں تو اک دن ٹھہر جائے گی
نگاہوں کو حوالے گنبدِ خضریٰ مَیں کرتا ہوں

مَیں ناتواں نحیف ہوں سوہنا کرم کریں
مشکل میں ہوں بہت ہی خدایا کرم کریں

رنج والم کو ٹال دیں میرے کریمؐ آپ
مایوس ہوں نہ مَیں کبھی ایسا کرم کریں

مُجھ کو غمِ حیات نے مفلوج کر دیا
میرا نصیب ہو بھلا اچھا کرم کریں

لطف وکرم کی بارشیں ہوں میرے حال پر
کر دو مجھے معاف بھی مولا کرم کریں

محشر کے واسطے میرا سامان کچھ نہیں
اے بے کسوں کے رہنما مولا کرم کریں

یارب یزید وقت نے بے حال کر دیا
میرے خدا مجیدؔ پر اپنا کرم کریں

ہوں جو بیمار خدا اُن کو شفا دیتا ہے
اور مخلوق کو بِن مانگے سدا دیتا ہے

وہ تو محتاج کسی کو نہیں رکھتا ہرگز
ہاں وہ پتھر میں بھی کیڑوں کو غذا دیتا ہے

اس کے بندوں پہ اگر وقت بُرا آئے تو
اپنی رحمت سے وہ ہر غم کو مٹا دیتا ہے

بھولے بھٹکے ہوئے افلاک پہ ہر پنچھی کو
آشیانے کا وہ رستہ بھی دکھا دیتا ہے

اپنے محبوب محمد ﷺ کے غلاموں کے لیے
دنیا میں طیبہ کو جنت وہ بنا دیتا ہے

مجھ خطا کار سے بندے سے ثنا لکھوا کر
پھر وہ قسمت پہ ستارے بھی سجا دیتا ہے

بحرِ عصیاں میں ہے غرقاب کہیں ناوِ مجیدؔ
ایسی کشتی کو کنارے پہ لگا دیتا ہے

چاند سورج میں ستاروں میں سدا بیٹھا ہے
مَیں یہ کہتا ہوں کہ ہر دل میں خدا بیٹھا ہے

سینے پہ فرشِ زمیں جو بھی کھڑا ہے پتھر
اوڑھ کر اُس کی محبت کی ردا بیٹھا ہے

سبزہ و گل سے عیاں ہوتی ہے صورت اُس کی
وہ فضاؤں میں ہواؤں میں بسا بیٹھا ہے

مالکِ کون و مکاں میرے خدا تیری قسم
سامنے تیرے مرا جسم جُھکا بیٹھا ہے

اللہ اللہ ترے شہر کی رونق اللہ
یہ حقیقت ہے تو اس شہر میں آ بیٹھا ہے

اس کی قسمت تو شہنشاہوں سے اعلیٰ ہے مجیدؔ
بن کے سائل جو بھی مکّے میں گدا بیٹھا ہے

میرے ماں باپ کے درجات بڑھا دے مولا
اپنے محبوبؐ کے قدموں میں جگہ دے مولا

وہ بھی حرمینِ مقدّس کی زیارت کر لیں
ان کو مرقد میں تو یہ شہر دکھا دے مولا

کر دے آسان سدا عالمِ برزخ اُن پر
قبر میں آقاؐ کا دیدار کرا دے مولا

ارضِ طیبہ پہ نبیؐ پاک چلا کرتے تھے
بس اُسی خاک میں وہ جِسم ملا دے مولا

حشر کی منزلیں آساں ہوں نبیؐ کے صدقے
اپنی رحمت کے سمندر بھی بہا دے مولا

اُن کا ہر حال میں تھا تجھ پہ بھروسا مولا
مجھ کو بھی اُن سا توکل تو سکھا دے مولا

ہر اک رستہ بھلائی کا دکھایا ہے خدا نے ہی
میں تھا کافر مسلماں تو بنایا ہے خدا نے ہی

اُسی کے نور سے روشن ہوئی ہے زندگی میری
مجھے ہر غم سے ہر دکھ سے بچایا ہے خدا نے ہی

زباں اِقرار کرتی آئی توحید اور رسالت کا
اُنہیں قلب ونظر میں بھی سجایا ہے خدا نے ہی

مری تقدیر پر ظُلمت کے بادل چھائے رہتے تھے
اسے رحمت کے جلوے میں بٹھایا ہے خدا نے ہی

خدائے لم یزل مجھ سے مَیں اس سے پیار کرتا ہوں
مری راہوں کا ہر پتھر ہٹایا ہے خدا نے ہی

مجیدؔ اب آتشِ دوزخ جلائے گی بھلا کیونکر
مجھے بخشش کا مژدہ بھی سنایا ہے خدا نے ہی

مجھ کو پناہ دے مجھے شیطان سے بچا
ربِّ عظیم ظُلمتِ انسان سے بچا

مال و متاع و عزتیں محفوظ اب نہیں
مقتل بنی ہیں وادیاں میدان سے بچا

کچھ بھی نہیں ہے نامۂ اعمال میں مرے
مجھ کو خدا تُو حشر سے میزان سے بچا

چلتی رہے یہ زندگی سائے میں کعبے کے
میرے خدا مجھے کسی ہیجان سے بچا

اپنی ہمیشہ یاد میں مصروف رکھ مجھے
آنکھوں کو میرے قلب کو نسیان سے بچا

مُشکل کُشا خدا مری ہوں ختم مشکلیں
ربِ حرم گناہوں کی زِندان سے بچا

اللہ اللہ وظیفہ ہے صبح و شام مرا
جو بگڑنے نہیں دیتا ہے کبھی کام مرا

ہاتھ پھیلانے سے پہلے ہی عطا کرتا ہے
حوضِ کوثر پہ بھرے گا وہ خدا جام مرا

بحرِ عُسرت میں گھرا تھا تو بچایا اُس نے
مٹ گیا ہوتا نہ یوں ہوتا کبھی نام مرا

جب ہوئی مجھ پہ عیاں تیری حقیقت مولا
پھر تو سجدے میں رہا سر یہ سرِ عام مرا

مَیں تجھے اپنی حیاتی کا سبب سمجھا ہوں
اے خدا تجھ سے ملا مجھ کو یہ انجام مرا

وہ دھڑکتے ہوئے ہر دل میں سمایا ہے مجیدؔ
اُس کی رحمت سے منوّر ہے یہ پیغام مرا

نہیں پُرسان حال رب کے سوا
وہ ہی سنتا ہے ایک ایک دعا

طوقِ عصیاں سے سر خمیدہ ہے
کر دو تم مجھ کو غم سے دُور خدا

دل سکوں کو ترستا ہے مولا
اپنی رحمت کی بھیج مجھ پہ ہوا

تیری اُلفت تری محبت میں
سر جھکا ہے جھکا رہے گا سدا

مجھ کو دکھلا دے راہ کعبہ کی
پھر نہ پوچھوں گا واپسی کا پتہ

حوصلہ دے رہا ہے تیرا کرم
تیری رحمت نہیں ہے مجھ سے جُدا

ہے سفر میرا حشر کی جانب
ضُعفِ اعمال سے ہے حال بُرا

دمِ آخر تمنا ہے یہ مجیدؔ
ہو زیارت کی بھیک مُجھ کو عطا

یارب کرم کی ساعتیں ہوں میری بھی حبیب
پیشِ نظر ہیں آپؐ کے ہم جیسے سب غریب

بندے ہیں وہ بھی تیرے جو ہم کو رُلاتے ہیں
ایسا ہو اہتمام کہ ہو جائیں وہ لبیب

اتنا سکون ہو مرے گلشن میں یا کریم
جگنو بھی ٹمٹمائیں تو آ جائیں عندلیب

ہے میری جانِ زندگی تیری ربوبیت
مر جاؤں تو حضوؐر کا روضہ ہی ہو قریب

افلاک سے مصیبتیں اُتریں نہ میرے گھر
میرے خدا مجیدؔ کا کچھ ایسا ہو نصیب

میرا خُدا مُشکل کُشا میرا خُدا مُشکل کُشا
دے جھولیاں بھر کے سدا میرا خدا مُشکل کُشا

سب کا ہی داتا ہے وہی، جس سے ہے ناتا ہے وہی
سب سے جُدا اُس کی عطا میرا خدا مُشکل کُشا

وہ گدڑیوں میں لعل دے، جاں پتھروں میں ڈال دے
مانگو! ہے وہ حاجت روا میرا خدا مُشکل کُشا

نام اُس کا لے تُو دم بہ دم، پھٹکے نہ کوئی پاس غم
اُس کے ہی آگے سر جھکا میرا خدا مُشکل کُشا

در پر جھکا اس کے جبیں شہ رگ سے بھی ہے وہ قریں
حُکمِ خدا حُکمِ خدا میرا خدا مُشکل کُشا

پھرتے ہو ایسے در بہ در، یہ قلب ٹھہرا اُس کا گھر
نورِ حرم کس نے دیا میرا خدا مُشکل کُشا

یہ چاند اُس کا رنگ ہے، کوہ و دمن کے سنگ ہے
آبِ رواں کس نے دیا میرا خدا مُشکل کُشا

قریہ بہ قریہ کُو بہ کُو میرے خدا، ہے تو ہی تو
یہ حُسن ہے تیرا جُدا میرا خدا مُشکل کُشا

ہم سب کو اُس پر ناز ہے یہ کائنات اک راز ہے
یہ جان ہے اُس کی عطا میرا خدا مُشکل کُشا

مرے مولا مرے مالک مٹا دے میرے غم سارے
سہارے تیرے زندہ ہوں نچھاور کر کرم سارے

ترے در کے سوا یہ ہاتھ اُٹھیں تو کہاں اُٹھیں
دُعائیں سن مری مولا تُو رکھ میرے بھرم سارے

کہیں مَیں اور کیوں جاؤں کسی کے گیت کیوں گاؤں
مرا دامن ہے پھیلا ڈال اس میں تُو کرم سارے

نگاہیں منتظر میری، تری رحمت کی بارش ہو
گرا دے نااُمیدی کے مرے مولا صنم سارے

نہیں رُکتا دِل بے تاب کیسی نااُمیدی ہے
تہی دامن مجیدؔ آیا مِٹا اِس کے الم سارے

سلامت رہے تیرے کعبہ کی حُرمت
تمنا یہی ہے عِبادت یہی ہے
یہی آرزو ہے ملے تیری چوکھٹ
یہی بندگی میری چاہت یہی ہے

ملے آبِ زم زم ہمیشہ ہمیشہ
رہیں پُرحقیقت صفا اور مروہ
جہاں پہ سجا ہے ترا سنگِ اسود
ہے جنت کہیں پہ تو جنت یہی ہے

اگرچہ خُدایا گنہگار ہوں مَیں
سیہ کار ہوں مَیں خطا کار ہوں مَیں
مجھے اپنی رحمت کی بانہوں میں لے لے
مری سب سے بڑھ کر سعادت یہی ہے

شب و روز آئیں یوں ہی سب سوالی
نہ لوٹے کوئی بھی لیے ہاتھ خالی
میں مانگوں تمہی سے تمہی دو گے مجھ کو
میں منگتا ہوں میری تو عادت یہی ہے

مجیدؔ اس جہاں میں یہی زندگی ہے
پیوں آبِ زم زم بڑی تشنگی ہے
جہاں ہے حطیمِ مقدس، ہوں سجدے
دُعا اور میری عبادت یہی ہے

اے خدا ہم کو تُو دِکھا طیبہ
دیکھ کتنا ملال کرتے ہیں
جو نہاں ہی نہیں ذرا تجُھ سے
ہم بیاں ہی وہ حال کرتے ہیں

اِس سے پہلے کہ نُور آنکھوں کا
ٹُوٹ جائے یہ رِشتہ سانسوں کا
جان لینا خدا! مدینے میں
ہاتھ باندھے سوال کرتے ہیں

کون جانے ہے ما سِوا تیرے
ہے لکھا کیا تو واسطے میرے
ہو بسیرا مرا مدینے میں
میرے آقاؐ نہال کرتے ہیں

روز طیبہ کی راہیں تکتا ہوں
آ نہ جائے اَجل مَیں ڈرتا ہوں
کب بلائیں گے اپنے قدموں میں
وہ تو سب کا خیال کرتے ہیں

راہیں پُرنور روز تکتے ہیں
جو مدینے میں لوگ بستے ہیں
دیکھیں ہم بھی فضا مدینے کی
اے خدا ہم سوال کرتے ہیں

جس دِل میں بسا ہو نامِ خدا اُس دل میں نُور آ جاتا ہے
پھر وجد کا عالم ہوتا ہے اور من کو سرُور آ جاتا ہے

پھر اس کے مقدّر کی ناؤ منجدھار میں گم ہوتی ہی نہیں
جب ہونٹوں پہ ہو نامِ خدا، ساحل پہ ضرور آ جاتا ہے

اُسے آتشِ دوزخ کا کیا غم اور غم کے تھپیڑے لاحاصل
جو ذکرِ خدا میں ڈوبا رہے، وہ غم سے دُور آ جاتا ہے

عُسرت میں گرے مُفلس دامن، ہوتا جب کوئی یار نہیں
پھر ہاتھ دعا کو اُٹھتے ہیں، رحمت کا ظہور آ جاتا ہے

اے خالق! تیری محفل میں جب تجھ سے سامنا ہوتا ہے
سب تیری رضا کو جُھکتے ہیں، سجدوں میں سرُور آ جاتا ہے

محبت میں خدا دیکھا، خدا میں ہی محبت ہے
خدا میری محبت ہے، خدا تیری ضرورت ہے

وہی ہے راز داں سب کا، وہی ہے پاسباں سب کا
وہی ہے مہرباں سب کا، وہی دُنیا کی چاہت ہے

مرے پیارے نبیؐ کا ہے، وہ خالق بھی سبھی کا ہے
ہے محورِ زندگی کا وہ، اُسی کی ساری مِدحت ہے

وہ مالک ہر بشر کا ہے، وہ رازق ہر شجر کا ہے
وہ صادق ہر امر کا ہے، اُسی کی ساری خلقت ہے

ہر اک ساماں اُسی سے ہے، سرُورِ جاں اُسی سے ہے
محبت ہاں اُسی سے ہے، وہی ایماں کی قوّت ہے

اُسی کے پیار کا طالب، ہر اک شے پہ وہی غالب
کرے تبدیل وہ قالب، اُسی سے ملتی ہمت ہے

ہر اک شے پر وہی قادر، اُسی کو ہر کہیں پایا
مجیدؔ اب عاصیوں پر فرض بس اُس کی اطاعت ہے

نگاہِ محمد ﷺ خدا چاہتا ہوں
مَیں رحمت تری اِنتہا چاہتا ہوں

مجھے اپنے پیارے کی اُلفت عطا کر
مرے رب میں یہ ہی دعا چاہتا ہوں

زیارت کروں مَیں اِلٰہی حرم کی
مَیں طیبہ میں چلتی صبا چاہتا ہوں

مجھے بخش دے تُو محبت بلالیؓ
مسیبؓ کے جیسی ادا چاہتا ہوں

مرے مولا تیرے نبیؐ کے نواسےؓ
بسیں میرے دل میں سدا چاہتا ہوں

مَیں شہرِ مدینہ کی راہوں کو دیکھوں
تڑپ جامیؒ والی خدا چاہتا ہوں

نہیں میرے دامن میں عِصیاں سِوا کچھ
مجھے بخش دے تُو ذرا چاہتا ہوں

مجیدؔ اب زمانے میں کیا پھر کرے گا
محمد ﷺ کی نعتیں کہا چاہتا ہوں

○

دُکھوں نے لگائے ہیں آنگن میں ڈیرے
الٰہی بدل دے تُو حالات میرے

مری زندگی میں بہت ہے اندھیرا
بدل دن اُجالے میں تاریک میرے

بہت ہی کٹھن منزلیں ہیں وفا کی
نہیں جا مَیں سکتا سوا مولا تیرے

تری رحمتوں کا ٹھکانہ نہیں ہے
نہ کوئی بلا اب مرے گھر کو گھیرے

مری حشر میں جو کریں گے شفاعت
لگا دے مرے اُنؐ کے قدموں میں ڈیرے

مالکِ ہر جہاں تُو بڑا مہرباں
میرے دل میں ہے تُو ہے تُو ہی انسِ جاں

سنگِ عِصیاں سے دامن بھرا ہے میرا
صدقے محبوبؐ کے بخش دے میری جاں

ہم گُنہگار ہیں ہم سیہ کار ہیں
ماسوا اب ترے در کے جائیں کہاں

ہم پہ ہو اب کرم دُور ہوں سارے غم
ختم ہو جائے اب سب کی آہ و فغاں

زندگی یہ مری بندگی ہے تری
بن سکے اس زمیں پر حسیں کہکشاں

خالی ہاتھوں میں اب اے جہاں بھر کے رب
اب تھما دے خُودی کی تُو تیغِ فساں

خالقِ دو جہاں تُجھ سے ہے التجا
سر پہ پھیلا دے تُو فضل کا سائباں

دن جو غُربت میں اذیّت سے ہیں گزارے مَیں نے
اے خدا پائے ہیں تیرے ہی سہارے مَیں نے

تیرے محبوبؐ کی اُلفت مری چاہت ٹھہری
انؐ کے صدقے میں نصیب اپنے سنوارے مَیں نے

میرے مسکن پہ خدا تیری ہی رحمت برسے
نقشِ نعلین کے ٹانکے ہیں ستارے مَیں نے

نظریں اور ہاتھ فقط تیری طرف اُٹھتے ہیں
کبھی سوچا ہی نہیں اور کے بارے مَیں نے

تیری رحمت سے منافع ہی بنے میرے لیے
زندگی بھر میں کیئے جتنے خسارے مَیں نے

گُناہوں کی دلدل مری زندگی ہے
اُمیدوں کی ناؤ بھنور میں گِھری ہے

مری رُوح کو اپنی خُوشبو سے بھر دے
اِسی جستجو میں ازل سے کھڑی ہے

تُجھے واسطہ ہے تری عظمتوں کا
مِٹا دے وہ مُشکل جو مُجھ پر پڑی ہے

اے ربِّ جہاں میرے غم تو مٹانا
مری زندگی کی تمنا یہی ہے

مجھے ہر قدم پہ جفا گھیرتی ہے
وفا نے کہیں پر تو چُپ سادھ لی ہے

تہی ہیں فضائیں یہاں نغمگی سے
صدائے محبت میں بھی تشنگی ہے

خدایا کرم کر کہ آقاؐ کی اُمّت
ترے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی ہے

مرے مولا میری دُعاؤں کی چادر
تری رحمتوں سے بھری ہی پڑی ہے

○

ربِّ جلیل مُجھ کو بھی فِتنوں سے تُو بچا
غم کی ہوائیں چل پڑیں بُجھنے لگا دِیا

اُٹھتے ہیں میرے ہاتھ تو تیرے حضُور ہی
مانگوں دُعائیں تُجھ سے ہی سنتا ہے تُو دُعا

صدقے میں تیری ذات کے غم سے نجات ہے
ملتی ہے ہر مرض میں مجھے تُجھ سے ہی شفا

موجِ نفس ترے ہی اشاروں پہ چلتی ہے
آہوں سے سسکیوں کے تُو منجدھار سے بچا

جورو جفا کے راستوں سے ہم کو دُور رکھ
جِن راستوں پہ ربّ میرے تیرا غضب ہُوا

دِن رات اب مجیدؔ کا بس کام ہے یہی
نعتِ نبیؐ ہے لب پہ تو دل میں تیری ثنا

اپنے آنچل میں لے کے رنگ و نور
یہ صدائیں کہاں سے آتی ہیں

دیکھنے شہرِ مجتبیٰؐ شب کو
کہکشائیں کہاں سے آتی ہیں

چاند گھٹتا ہے اور بڑھتا ہے
یہ ادائیں کہاں سے آتی ہیں

کون روشن جہان کرتا ہے
یہ ادائیں کہاں سے آتی ہیں

اپنے دامن میں زندگی لے کر
یہ ہوائیں کہاں سے آتی ہیں

فلک ایسے سجا ستاروں سے
یہ ضیائیں کہاں سے آتی ہیں

حمد کیسے لکھی یہ تم نے مجیدؔ
یہ نوائیں کہاں سے آتی ہیں

طلب کریں ربّ دو جہاں سے
یہ اپنا دامن اُٹھا اُٹھا کے
نوازتا ہے وہ ہر بشر کو
قریب اپنے بُلا بُلا کے

نہ اُس کے جیسا کریم کوئی
نہ اُس کے جیسا عظیم کوئی
چلو کہ دل میں اُسے اُتاریں
نظر میں اپنی بسا بسا کے

ہم اس کی اُلفت کے سائے سائے
گزارتے ہیں یہ زندگانی
مُعاف کرتا ہے سب خطائیں
وہ اپنی رحمت دِکھا دِکھا کے

مرے محمد ﷺ کے واسطے ہی
جہاں یہ پیدا کیے خدا نے
وہ بخش دے گا یہ ساری اُمت
نبیؐ کے صدقے لُٹا لُٹا کے

خیال آتا ہے جب لحد کا
میں اپنے دامن کو دیکھتا ہوں
فقط ہیں نعتیں نبیؐ کی اس میں
ملے گی راحت سُنا سُنا کے

نگاہیں اُٹھتی ہیں تیری جانب
یہ مُفلسی کیسی مُفلسی ہے
مجیدؔ رب کے سوا نوازے
گا کون سب کو بُلا بُلا کے

مرے جسم میں مری جان میں
ہے قلم رواں تری شان میں

تُو عظیم ہے تُو کریم ہے
تُو ہے زندگی کے نشان میں

مری صبح تُو مری شام تُو
ترا سِکّہ دونوں جہان میں

ترا نام لوں تو سکوں ملے
کوئی تُجھ سا ہے نہ جہان میں

تُو ہی ابتدا تُو ہی انتہا
تُو بسا ہے میرے ہی دھیان میں

یہ مجیدؔ تیرا ہی عبد ہے
نہیں کوئی اِس کے گمان میں

مری زندگی کو سنوار دے
اے مرے خدا اے مرے خدا
میری سب بلائیں جو ٹال دے
وہ خدا سبھی کا خدا مرا

تُو ہی اُجڑی بستی بسائے گا
ترا ذکر لب تلک آئے گا
اے خدا مجھے تُو سنبھال لے
رہے نامراد عُدو مرا

جو بسر کروں تری یاد میں
وہی لمحہ مُجھ کو عزیز ہے
وہ مٹھاس ہے ترے نام میں
مجھے تِشنگی سے ہے کیا بھلا

مری زندگی جو نکھار دے
وہ ادائیں ربّ جلیل دے
مجھے جامیؒ جیسا تُو سوز دے
ہاں بلالِؓ حبشی سی دے نوا

مری سوچ کو تُو سنبھال لے
اسے دے مُحبتِ مصطفیٰؐ
لکھوں نعت تیرے حبیبؐ کی
لکھوں چاہتوں سے تری ثنا

رہے منتظر تری دید کا
مرا دل جو ہے رہے فرشِ راہ
رہے قدموں میں یہ حضوؐر کے
اسے خاکِ طیبہ بنا خدا

اسے راحتوں میں سمیٹ دے
اسے حُبِ مصطفیٰ ؐ کر عطا
یہ مجیدؔ تیرا ہی عبد ہے
اے مرے خدا اے مرے خدا

یاربِّ ذوالجلال خطائیں معاف کر
جو چھا رہی ہیں غم کی گھٹائیں معاف کر

اپنے ہی ہاتھوں ہم نے اُجاڑی ہے زندگی
آئی ہیں اپنے گھر میں بلائیں معاف کر

صدقے رسولؐ پاک کے زنجیریں توڑ دے
پاؤں میں مُفلسی کی ادائیں معاف کر

تیرے کرم کا ابر ہے درکار اب ہمیں
جُھلسا رہی ہیں گرم ہوائیں معاف کر

تیرے کرم کا ہے یہاں مُشتاق ہر بشر
ہم کیا بھلا اب اور سنائیں معاف کر

طوفاں کا سامنا ہے جدھر دیکھئے مجیدؔ
گرداب میں ہے کشتی خطائیں معاف کر

دُکھوں نے لگائے ہیں آنگن میں ڈیرے
تو حالات الٰہی ہمارے بدل دے

مری فردِ عصیاں نہ پھر کوئی دیکھے
کرم تیرا مجھ کو جو بانہوں میں لے لے

اے ربِ جہاں تیری رحمت ہو نازل
کوئی بھی بلا میرے گھر کو نہ گھیرے

یہاں دشت میں ننگے پاؤں چلوں میں
ترا لُطف ہو شاملِ حال میرے

معافی خطاؤں کی مل جائے مجھ کو
نبیؐ محترم کے نواسوںؓ کے صدقے

مجیدؔ اپنے رب سے ہے بخشش کا طالب
کھڑا ہے یہ مظلوم اب ہاتھ جوڑے

میں تو بس ٹُوٹ کے چاہوں گا تجھے میرے خدا
تُو نے محبوب نبیؐ ہم کو دیے میرے خدا

رحمتیں تیری سمیٹی ہیں زمانے بھر نے
اپنی قسمت میں مدینہ ہی رہے میرے خدا

تیری جنت کے بہت چرچے سنے ہیں ہم نے
دِل کے آنگن میں مدینہ ہی بسے میرے خدا

روزِ محشر ہمیں اُس وقت سکوں آئے گا
سایہ سرکارؐ کی کملی کا ملے میرے خدا

تو نے محبوبؐ کی خاطر ہی جہاں پیدا کیے
تیرے محبوبؐ کی چوکھٹ ہی ملے میرے خدا

آرزو ہے کہ مجیدؔ آئے قضا طیبہ میں
اُنؐ کے قدموں میں بسانا ہے مجھے میرے خدا

الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
مدینے کی ٹھنڈی ہوا مانگتا ہوں

نبیؐ محترم کے مدینے میں آ کر
مَیں قدموں میں اُن کے بقا مانگتا ہوں

عُدو ہے زمانہ مرے جِسم و جاں کا
میں اُن کے لیے بھی دُعا مانگتا ہوں

صدائیں مری ہونٹوں پر آ گئی ہیں
تُو ہی جانتا ہے مَیں کیا مانگتا ہوں

نظر ہو کرم کی مرے حال پر بھی
دعا مَیں یہی بارہا مانگتا ہوں

جو چھائی ہے طیبہ میں کعبہ میں یاربّ
مَیں رحمت کی ایسی گھٹا مانگتا ہوں

مجیدؔ اب یہاں ہر گھڑی زندگی میں
مدینے کے جیسی فِضا مانگتا ہوں

خوشیاں مرے نصیب میں آتی نہیں ہیں کیوں
آنکھوں کی چلمنوں کو سجاتی نہیں ہیں کیوں

اے ربِّ ذوالجلال مرے حال پر کرم
دُنیا کی رونقیں مُجھے بھاتی نہیں ہیں کیوں

آہیں نکل رہی ہیں مری سانس سانس سے
افلاک سے دُعائیں پھر آتی نہیں ہیں کیوں

شکلیں بدل بدل کے یہ غم آ رہا ہے کیوں
میرے خدا وفائیں بلاتی نہیں ہیں کیوں

تاریکیاں سِتم کی ہیں آنگن میں کھیلتی
تیری ہوائیں دِیپ جلاتی نہیں ہیں کیوں

مایوسیوں کو زِیست سے باہر نکال دے
راہِ مجیدؔ سے بھلا جاتی نہیں ہیں کیوں

اتنا دے مجھ کو خدا تجھ سا نہ داتا دیکھوں
شہرِ غربت میں مَیں غُربت کا تماشا دیکھوں

مُفلسی میری اگر پاؤں کی زنجیر بنے
ہو کرم تیرا تو پھر اس کو مَیں چلتا دیکھوں

لوگ کہتے ہیں کہ بے یار و مددگار ہوں مَیں
مَیں تو ہر گام پہ بس تیرا سہارا دیکھوں

رحمتیں تیری مَیں جھٹلاؤں تو کیسے مولا
مَیں تو ہر شے میں ترا عکس نرالا دیکھوں

پھر عدو میرے تعاقب میں چلے آئے ہیں
اے خدا مَیں تو فقط تیرا سہارا دیکھوں

نظریں یوں راہِ مدینہ میں بچھی ہیں میری
تیرے محبوبؐ کا ہی نقش کفِ پا دیکھوں

تہمتیں لوگ لگاتے ہیں تو پھر ایسے مجیدؔ
نظریں ہیں تیری طرف تیرا اشارا دیکھوں

صد شکر خدا تُو نے کرم کتنا کیا ہے
جی بھر کے سمیٹا ہے مجھے اِتنا دِیا ہے

جب جب بھی مجھے غم کے بھنور نے ہے لپیٹا
ہر بار مجھے تُو نے کنارا بھی دیا ہے

اک سنگِ سیاہ جیسی تو پہچان بنی تھی
پارس تو مجھے تیری عنایت نے کیا ہے

ارمان میرے دل کے کئی تار ہوئے تھے
اب تیری محبت نے تو ہر چاک سِیا ہے

اولادِ نبیؐ پاک کے قدموں میں بٹھایا
اب ربّ جہاں تو نے یہ احسان کیا ہے

ربّ نے میرے نصیب کو غم سے بچا دیا
پھینکا فلک نے خاک پر اُس نے اُٹھا دیا

آٹھوں پہر تلاش میں رہتے ہیں طعنہ زن
تہمت کی ہر لکیر کو اُس نے مِٹا دیا

پتھر اُٹھا کے مارنے چاہے عُدو نے جب
مولا کے پھر حضور میں سر کو جُھکا دیا

کیسے کروں بیان میں تُو جانتا تو ہے
دنیا نے حالِ غم مرا تجھ کو سنا دیا

تھے وسوسے عجیب سے قلب ونظر کے پاس
دل کو گھروندا صبر کا اُس نے بنا دیا

مُشرک نہیں ہوں شِرک سے کچھ واسطہ نہیں
رستہ درِ حبیبؐ کا اُس نے دکھا دیا

صبر و نماز و عِجز سے اب کام لے مجیدؔ
تیری زباں کو شکر کا ہر فن سکھا دیا

غم کی گھٹا ہے چھائی مجھ کو خدا بچانا
دل دیتا ہے دہائی مجھ کو خدا بچانا

نیزوں کے سائے سائے چلتی ہوا ہے آئی
سانسوں نے جاں بچائی مجھ کو خدا بچانا

سورج نکل رہا ہے پھر جھوٹ کا اُفق سے
کچھ بھی نہ دے دکھائی مجھ کو خدا بچانا

مولا کریم اس کی تو سنتا ہے دُعائیں
ہر بات ہے سنائی مجھ کو خدا بچانا

ڈالے ہوئے منافق چہرے پہ بے حیائی
کہتے ہیں پارسائی مجھ کو خدا بچانا

طیبہ کی وادیوں میں یہ زندگی بسے گی
آئے نہ پھر جدائی مجھ کو خدا بچانا